یا فتاح

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

سنو ای محبان عالی مزاج | میں لکھتا ہوں احوال معراج آج
سخن کو میں دیتا ہوں اوسی عروج | دکھاتا ہوں ماہ فصاحت کو اوج
رجب کی اتھی بیست و ہفتم و وارات | سعادت کی جبین لکھی تھی برات
عجب رات با فیض با حسن تھی | وو بسیہ باف مانند اطلس تھی
سنواری گئی تھی مثال عروس | تھی جلوہ میں در حجرۂ آبنوس
نہ دیکھی تھی وہ رات محنت کا روز | شب قدر کی رنگ تھی دل فروز
بجا تھا کہوں میں جو گیسوئی حور | ولی تھی سراپا و معمور نور
صبح اوسکی خنداں خوشی ہسات تھی | معاند کی سکرات کی رات تھی
فلک نور سی جام کو تہا بھرا | مہ نو ہو کج دیکھتا تہا کھڑا
عطارد نے لی دفتر انبساط | لکھتا تہا جہان کا رات نشاط

اکھون سیتی بیٹ دونو کھولاہی جا / دیکھیا ہیں کتری مظہر کبریا
ادب سی زمین عقیدت کو چوم / بجا بندگی کی لی آیا رسوم
دیکھی وان فرشتی ارب اور کہ رب / ولیکن کتری ہیں عبادت مین سب
نظر پاؤن کی ہیں انگوٹھون اوپر / نہین دیکھتی ہیں وو ایدہر اودہر
خداکی ہیں تسبیح مین وو رات دن / نہین کام کچہ اون کتین ذکر بن
دیکھی نور کی ایک کرسی اوپر / مربع نشستہ ہیں ہیکا شکل بشر
الکی پوچھنی کون ہی یہ جوان / کہا جبرئیل امین نی بیان
برادر ہی موسی کا ہارون ہیہ / محبت سی تیری ہی ممنون ہیہ
نبی نی کئی جاکی اول سلام / دئی وہ علیکی بشوق تمام
کئی اپنا اظہار سب اشتیاق / بیان وار بولی وفا اور وفاق
مرخص ہو اون سی رسول امین / ششم آسمان کو چلی ہین وہین

توجه نمودن آنسرور وحدت مانوس بر آسمان ششم که موسوم به عاروس است

زبرجد کا دروازہ تہا اوسکا سب / ولیکن بند ہا تہا تبسم سی لب
کہا جبرئیل افتح الباب کر / سو دربان دیا کھول جلدی سی در

لگی ہنسن کی کہنی وو پیر و جوان
دسا سوریں قافلہ ہی کہاں

لگا بولنی ایک سر غلغلا
کہ سونجا ہی وو دیکھو آ قافلا

نجا کر لگی دیکھنی مشرکین
جو بولا محمد ہوا ہی وہاں

فاما جو ہمسی کہا ہی سخن
سو تحقیق کر لیجی من و عن

لگی پوچھنی قافلی سی تمام
جو فرمائی نبی وو علیہ السلام

سبون نی کہا ہم یہ کذرا لیوہیں
تخلف یہ باتوں میں ہرگز نہیں

لعینون نی یہ معجزی دیکہ کر
نہ لائی ہیں ایمان پیمبر اوپر

ہوئی بلکہ اول سی دشمن زیاد
ترقی کیا اونکا ظلم و عناد

نصیبون میں نا ہوئی جسکی بصر
بجہانی کی کیا وو نبی کی قدر

طلب سور کی سب کو ہی روشنی
ولیکن ہی خفاش کو دشمنی

چمگادر

جعل کو کہاں ہوئی گل ائی خوش
کہ بدبو اوپر جسکی ہی رای خوش

الہی توں کر شاد احباب کوں
فتوح کی کشادہ کر ابواب کوں

معاند کو کر روسیہ مثل خال
گلی اونکی طوق مصیبت کو ڈال

ائی شیدا توں کر اس بیان کو تمام
نبی کی اوپر بہیج ہر دم سلام